مدرس کے لیے ہدایت

باب 4: گلوبلائزیشن (عالم کاری) اور ہندوستانی معیشت

دنیا کے بہت سے خطوں میں باہمی جڑاو بڑھتا جا رہا ہے۔ جہاں ملکوں کے درمیان یہ جڑاو یا رابطہ کثیر جہتی، ثقافتی، سیاسی، سماجی اور معاشی ہے۔ وہیں اس باب میں گلوبلائزیشن کے جائزہ کو زیادہ محدود مفہوم میں لیا گیا ہے۔ گلوبلائزیشن کی تعریف ملٹی نیشنل کارپوریشنوں کے ذریعے غیر ملکی تجارت اور غیر ملکی سرمایہ کاریوں سے ملکوں کے درمیان ارتباط قائم کرنے کے طور پر کی جاتی ہے۔ جیسا کہ آپ غور کریں گے کہ پورٹ فولیو سرمایہ کاری جو زیادہ پیچیدہ مسئلہ ہے اسے چھوڑ دیا گیا ہے۔

اگر ہم پچھلے تیس سالوں پر نظر ڈالیں تو پاتے ہیں کہ ملٹی نیشنل کارپوریشن دنیا کے دور دراز کے خطوں کو جوڑنے کی گلوبلائزیشن عمل کاری میں اہم قوت ہیں۔ ملٹی نیشنل کارپوریشن دیگر ملکوں میں پیداواری عمل کیوں بڑھا رہے ہیں اور وہ کون سے طریقے ہیں جس کے تحت وہ ایسا کر رہے ہیں؟ باب کے پہلے حصے میں اس پر بحث کی گئی ہے۔ مقداری تخمینوں پر انحصار کرنے کے بجائے ملٹی نیشنل کارپوریشن میں تیز اضافے اور رسوخ کو مختلف مثالوں کے ذریعے دکھایا گیا ہے، انھیں ہندوستانی سیاق سے خاص طور پر اخذ کیا گیا ہے۔ یہ غور کریں کہ زیادہ عام نقاط کو واضح کرنے میں یہ مثالیں زیادہ مددگار رہیں۔ پڑھاتے وقت ان نظریات اور مثالوں پر زور دیا جانا چاہیے جن کو سمجھانے کے طور پر استعمال کیا جانا ہے۔ آپ سیکشن 7 کے بعد دیے گئے کسی اقتباس جیسے اقتباسات کا استعمال نئے تصورات کی جانچ اور اس کو تقویت دینے کے خیال سے تخلیقی طور پر کر سکتے ہیں۔

پیداواری عمل کو مربوط کرنا اور بازاروں کا ارتباط گلوبلائزیشن عمل اور اس کے اثرات کو سمجھنے کے پیچھے ایک کلیدی تصور ہے۔ اس باب میں اسے طوالت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے جس میں عمل کاری میں ملٹی نیشنل کمپنیوں کے کردار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ آپ کو یہ بھی یقینی بنانا ہے کہ طلبا اس تصور کو اگلے موضوع پر جانے سے پہلے کافی وضاحت کے ساتھ اچھی طرح سمجھ لیں۔

گلوبلائزیشن کی تسہیل متعدد عوامل کے ذریعے کی گئی ہے۔ ان میں سے تین کو کافی نمایاں کیا گیا ہے: ٹکنالوجی میں تیز پیش رفت، تجارت کی نرم کاری اور سرمایہ کاری پالیسیاں اور عالمی تجارتی تنظیم جیسی بین الاقوامی تنظیموں کا دباؤ۔ ٹکنالوجی میں بہتری طلبا کے لیے دلچسپ موضوع ہو سکتا ہے اور آپ کچھ ہدایت کے ساتھ انھیں اپنے طور پر دریافت یا چھان بین کرنے کی حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں۔ نرم کاری پر بحث کرتے ہوئے آپ کو یہ بات ذہن میں رکھنا چاہیے۔ طلبا اس بات سے واقف نہیں ہیں کہ ہندوستان لبرلائزیشن سے پہلے کیا تھا۔ لبرلائزیشن کے پہلے اور بعد کے دور کا موازنہ اور تقابل رول پلے (اداکاری ڈرامہ) کے ذریعے سمجھا جا سکتا ہے۔ اسی طرح WTO کے تحت بین الاقوامی گفت وشنید اور اقتدار میں غیر مساوی توازن دلچسپ موضوع ہو سکتا ہے اور لکچر کے بجائے مباحثے کے انداز میں احاطہ کیا جا سکتا ہے۔

آخری سیکشن میں گلوبلائزیشن کے اثرات کا احاطہ کیا گیا ہے، گلوبلائزیشن کسی حد تک ترقیاتی عمل میں اشتراک کرتا ہے۔ باب 1 اور 2 میں ان موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے یہ سیکشن ان سے نتیجہ اخذ کرتا ہے (مثال کے لیے منصفانہ ترقیاتی مقصد کیا ہے) جس کا حوالہ آپ دے سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مقامی ماحول سے اخذ کی گئی مثالیں اور سرگرمیاں اس سیکشن پر بحث کرتے وقت ضروری ہیں اس میں وہ سیاق وسباق بھی شامل ہوں گے جن کا احاطہ اس باب میں نہیں کیا گیا ہے۔ جیسے مقامی کسانوں وغیرہ پر درآمدات کے اثرات وغیرہ۔ ایسی صورتِ حال کا تجزیہ کرنے کے لیے اجتماعی غور وخوض کا اہتمام کیا جا سکتا ہے۔

معلومات کے مواخذ

منصفانہ گلوبلائزیشن کے لیے مانگ دوسروں کے علاوہ بین الاقوامی لیبر تنظیم کے www.ilo.org. کے ذریعے بھی کی گئی ہے۔ دوسرا دلچسپ وسیلہ ڈبلوٹی او ہے، جس کی ویب سائٹ http://www.wto.org. ہے یہ کئی طرح کے معاہدوں کی رسائی فراہم کرتا ہے جن کی گفت وشنید ڈبلوٹی او میں کی گئی ہے۔ کمپنی سے متعلق معلومات زیادہ تر ملٹی نیشنل کمپنیوں کی اپنی ویب سائٹیں ہیں اگر آپ ملٹی نیشنل کمپنیوں پر تنقیدی نگاہ ڈالنا چاہتے ہیں تو ایک ویب سائٹ www.corporate watch.org.u.k زیادہ بہتر رہے گی۔

© NCERT not to be republished

باب 4

عالم کاری

اور ہندوستانی معیشت

آج کل کی دنیا میں صارفین کے طور پر ہم میں سے بعض لوگوں کے پاس اشیاء اور خدمات کے لیے وسیع انتخاب یعنی پسند ناپسند کا اختیار رہتا ہے دنیا کے معروف صناع کے ذریعے تیار ڈجیٹل (عددی) کیمرہ، موبائل فون اور ٹیلی ویژن کے نئے نئے ماڈل اب ہماری پہنچ میں ہیں۔ ہر موسم میں آٹوموبائل (موٹر گاڑیوں) کے نئے نئے ماڈلوں کو ہندوستانی سڑکوں پر دیکھا جاسکتا ہے۔ اب وہ دن چلے گئے جب ایمبسڈر اور فیٹ ہی ہندوستان کی سڑکوں پر دوڑا کرتی تھیں۔ آج کل ہندوستانی دنیا کی تقریباً سبھی بڑی کمپنیوں کی تیار کی ہوئی کاریں خرید رہے ہیں۔ برانڈوں کے اسی طرح کے تیز اضافے کو دیگر بہت سی اشیا شرٹ سے لے کر ٹیلی ویژن اور پراسس کیے ہوئے (حفظائے گئے) پھل کے جوس تک کے لیے دیکھا جاسکتا ہے۔

ہماری بازاروں میں اشیا کے اس طرح کے وسیع رینج کا انتخاب نسبتاً حال کا مظہر ہے۔ صرف بیس سال پہلے تک ہندوستانی بازاروں میں اتنی زیادہ الگ الگ طرح کی اشیا آپ نے نہیں دیکھا ہوگا۔ اتنے سالوں میں ہمارے بازاروں کی کایا پلٹ ہوچکی ہے۔

ان تیز تبدیلیوں کو ہم کس طرح سمجھ سکتے ہیں؟ وہ کون سے عوامل ہیں جن سے یہ تبدیلیاں واقع ہوئیں؟ اور، کس طرح یہ تبدیلیاں لوگوں کی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہیں، اس باب میں ہم ان سوالوں کے بارے میں سوچیں گے۔

مختلف ملکوں میں پیداوار

بیسویں صدی کے وسط تک پیداوار کافی حد تک ملکوں کے اندر ہی منظّم تھی۔ ان ملکوں کی سرحدوں کے پار خام مال، غذائی اشیا اور تیار اشیا کی درآمد و برآمد ہوا کرتی تھی۔ ہندوستان جیسی نوآبادیاں کچے مال اور غذائی اشیا برآمد کرتی تھیں اور تیار اشیا درآمد کرتی تھیں۔ دور دراز کے ملکوں کو جوڑنے والا خاص ذریعہ تجارت تھی۔ یہ پہلے کی بات تھی جب بڑی کمپنیاں جسے کثیر قومی کارپوریشن (Multinational corporations; MNCs) کہا جاتا تھا نہیں سامنے آئی تھیں۔ ملٹی نیشنل کارپوریشن وہ کمپنی ہے جو ایک سے زیادہ ملک میں پیداوار کی ملکیت یا کنٹرول رکھتی ہیں۔ ملٹی نیشنل کارپوریشن ان خطوں میں پیداوار کے لیے دفاتر اور کارخانے قائم کرتی ہیں جہاں وہ سستے مزدور اور دیگر وسائل حاصل کرتی ہیں۔ وہ ایسا اس لیے کرتی ہیں تاکہ پیداوار کی لاگت کم ہو اور ملٹی نیشنل کارپوریشن کو زیادہ سے زیادہ منافع حاصل ہو۔ درج ذیل مثال پر غور کیجیے۔

ایک ملٹی نیشنل کارپوریشن کے ذریعے پیداوار کی وسعت

ایک بڑا کثیر قومی کارپوریشن جو صنعتی سازوسامان تیار کرتا ہے اپنی اشیا کے ڈیزائن ریاست ہائے متحدہ امریکا کے تحقیقی مراکز میں تیار کرتا ہے اور پھر چین میں اس کے پرزے بناتا ہے۔ اس کے بعد انھیں میکسیکو اور مشرقی یوروپ جہاز سے بھیجا جاتا ہے جہاں اشیا کے پرزوں کو جوڑا جاتا ہے اور تیار اشیا کو پوری دنیا میں فروخت کیا جاتا ہے۔ اسی اثنا میں کمپنی کے کسٹمر کیر کا کام ہندوستان میں واقع کال سنٹروں میں انجام دیا جاتا ہے۔

یہ کال سنٹر بنگلور میں واقع ہے جو ٹیلی کام (ٹیلی ترسیل) سہولتوں سے لیس ہے اور معلومات فراہم کرنے اور بیرونی گاہکوں کی مدد کے لیے انٹرنیٹ کے ذریعے رسائی کرتا ہے۔

© NCERT not to be republished

اس مثال میں کثیر قومی کمپنی نہ صرف اپنی تیار اشیا کو عالمی طور پر فروخت کر رہی ہے بلکہ زیادہ اہم بات یہ کہ اشیا اور خدمات عالمی پیمانے پر تیار کر رہی ہے۔ نتیجے کے طور پر پیداوار بڑھتے ہوئے پیچیدہ طریقوں میں منظّم ہوتی ہے۔ پیداواری عمل کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور اسے پوری دنیا میں پھیلا دیا جاتا ہے۔ اوپر کی مثال میں چین سستی اشیا بنانے کے محل وقوع کے سبب فائدہ مند ہے۔ میکسکو اور مشرقی یوروپ، ریاست ہائے متحدہ امریکا اور یوروپ کی بازاروں سے قریب ہونے کے لیے مفید ہے۔ ہندوستان میں نہایت ماہر انجینئر ہیں جو پیداوار کے تکنیکی پہلوؤں کو سمجھتے ہیں۔

آیئے انھیں حل کریں

درج ذیل بیان کو یہ دکھانے کے لیے پورا کریں کہ گارمینٹ (ملبوسات) صنعت میں پیداواری عمل کیسے مختلف ملکوں میں پھیلا ہوا ہے۔

ایک برانڈ چٹ سے "Made in Thailand" (تھائی لینڈ میں بنا) کا پتہ چلتا ہے۔ لیکن یہ تھائی لینڈ کی مصنوعات نہیں ہے۔ ہم مینوفیکچرنگ عمل کا تفصیلی تجزیہ کرتے ہیں اور ہر ہر مرحلے کے بہتر حل تلاش کرتے ہیں۔ ہم اسے عالمی پیمانے پر انجام دے رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ ملبوسات بنانے میں کمپنی مثلاً سوتی دھاگے کوریا سے حاصل کر رہی ہو،......

یہاں انگریزی بولنے والے تعلیم یافتہ نوجوان بھی ہیں جو کسٹمر کیر خدمات فراہم کر سکتے ہیں اور یہ سب عمل کثیر قومی کمپنیوں کے لیے غالباً 60-50 فیصد کفایتی ہو سکتے ہیں۔ کثیر اقوام کی سرحدوں کے پار پیداوار کو وسعت کا فائدہ واقعی زبردست ہو سکتا ہے۔

ممالک کے درمیان باہم مربوط پیداوار

بالعموم ملٹی نیشنل کمپنیاں پیداوری عمل کا انتظام وہاں کرتی ہیں جو بازاروں سے قریب ہوتے ہیں، جہاں ہنرمند اور غیر ہنرمند مزدور کم لاگتوں پر دستیاب ہوتے ہیں اور جہاں پیداورا کے دیگر عوامل کی دستیابی یقینی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ملٹی نیشنل کمپنیاں ایسی حکومتی پالیسیوں کی تلاش میں رہتی ہیں جو ان کے مفادات کی دیکھ بھال کرے۔ آپ اس باب میں ان پالیسیوں کے بارے میں بعد میں پڑھیں گے۔

ان شرائط سے خود کو مطمئن کرتے ہوئے ملٹی نیشنل کمپنیاں فیکٹریاں اور پیداواری عمل کے لیے دفاتر قائم کرتی ہیں۔ وہ رقم جو اثاثوں جیسے زمین، عمارت، مشینوں اور دیگر ساز و سامان کو خریدنے کے لیے خرچ کی جاتی ہے اسے سرمایہ کاری (investment) کہا جاتا ہے۔ ملٹی یا کثیر قومی کمپنیوں کے ذریعے جو سرمایہ کاری کی جاتی ہے اسے غیر ملکی یا بیرونی سرمایہ کاری کہا جاتا ہے۔ کوئی بھی سرمایہ کاری اس امید سے کی جاتی ہے کہ ان اثاثوں کے ذریعے منافع کمایا جائے گا۔

کبھی کبھی ملٹی نیشنل کمپنیاں ان ممالک کی بعض مقامی کمپنیوں کے ساتھ مل کر پیداواری عمل کا انتظام کرتی ہیں۔ مقامی کمپنی کو ایسے مشترکہ پیداواری عمل سے دوہرا فائدہ ہے۔ پہلا ملٹی نیشنل کمپنیاں اضافی سرمایہ کاریوں جیسے نئی مشینوں کی خریداری کے لیے رقم فراہم کر سکتی ہیں تاکہ اس سے پیداوار میں تیزی لائی جا سکے۔ دوسرے، ملٹی نیشنل کمپنیاں پیداوار کے

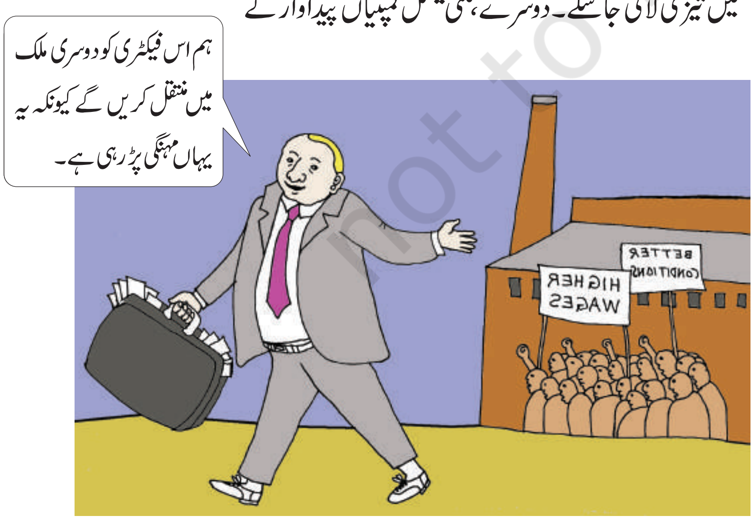

© NCERT not to be republished

لیے جدید ٹکنالوجی بھی اپنے ساتھ لاتی ہیں۔

لیکن ملٹی نیشنل کمپنیوں کے لیے سرمایہ کاری کا سب سے زیادہ عام طریقہ یہ ہے کہ وہ مقامی کمپنیوں کو خرید لیں اور اس کے بعد اپنے پیداواری عمل کی وسعت دیں۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں اپنی زبردست دولت کے سبب ایسا آسانی سے کرسکتی ہیں۔ ایک مثال لیجیے، کارگل فوڈس جو ایک بہت بڑی کثیر قومی امریکی کمپنی ہے نے چھوٹی ہندوستانی کمپنیوں جیسے پارکھ فوڈس کو خریدا ہے، پارکھ فوڈس نے ہندوستان کے مختلف حصوں میں ایک بڑا مارکیٹنگ نٹ ورک قائم کرلیا ہے جہاں اس کی برانڈ (مارکہ) کو کافی شہرت حاصل تھی۔ اس کے علاوہ پارکھ فوڈس کے تیل کی چار ریفائیزیاں ہیں جس کا کنٹرول اب کارگل کو منتقل ہو چکا ہے۔ کارگل ہندوستان میں خوردنی تیل کا سب سے بڑا پیداکار ہے جس کی استعداد 5 ملین (50 لاکھ) تھیلی (پاؤچ) روزانہ بنانے کی ہیں۔ درحقیقت بہت سی بڑی کثیر قومی کمپنیوں کے پاس اتنی زیادہ دولت ہے جو ترقی پزیر ملکوں کی حکومتوں کے پورے بجٹ سے کہیں زیادہ ہے۔ اس طرح کی بے پناہ دولت سے ان کمپنیوں کے طاقت و رسوخ کے بارے میں سوچیے!

ایک اور طریقہ ہے جس میں کثیر قومی کمپنیاں پیداوار پر کنٹرول کرتی ہیں۔ ترقی یافتہ ملکوں میں بڑی کثیر قومی کمپنیاں چھوٹے چھوٹے پیداکاروں کو پیداوار کے لیے آرڈر پیش کرتی ہیں۔ گارمنٹس (ملبوسات)، جوتا وغیرہ، کھیل کود کے سامان ان صنعتوں کی مثالیں ہیں جہاں پوری دنیا میں پیداواری عمل چھوٹے پیداکاروں کی بڑی تعداد کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے۔ یہ مصنوعات کثیر قومی کمپنیوں یا کارپوریشن کو سپلائی کیے جاتے ہیں اس کے بعد اسے ان کے اپنے برانڈ ناموں کے تحت گاہکوں کو فروخت کیا جاتا ہے، ان بڑی کثیر قومی کمپنیوں کے پاس قیمت، کوالٹی، (فراہمی) ڈیلیوری اور ان دوردراز کے پیداکاروں کے لیے شرائط محنت کے تعین کے لیے زبردست قوت ہوتی ہے۔

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ کئی ایسے طریقے ہیں جس میں کثیر قومی کمپنیاں اپنے پیداوار کو وسعت دے رہی ہیں اور پوری دنیا کے مختلف ملکوں میں مقامی پیداکاروں کے ساتھ باہمی تعلقات قائم کر رہی ہیں۔ مقامی کمپنیوں کے شراکت قائم کرنے، سپلائی کے لیے مقامی کمپنیوں کے استعمال کرنے، مقامی کمپنیوں کے ساتھ زبردست مسابقت یا انھیں خرید لینے کے ذریعے کثیر قومی کمپنیاں ان دوردراز کے مقامات پر پیداوار پر زبردست اثر انداز ہوتی ہیں۔ نتیجتاً ان بڑے پیمانے پر بکھرے ہوئے مقامات میں پیداواری عمل ایک دوسرے سے جڑ جاتا ہے۔

ترقی پذیر ملکوں میں تیار کیے گئے جینس یو.ایس.اے. میں 500 روپے (145 امریکی ڈالر) میں فروخت کیے جارہے ہیں

ایک بڑی کثیر قومی کے لیے لدھیانہ کے گھروں میں عورتیں فٹ بال بنا رہی ہیں۔

© NCERT not to be republished

آیئے انھیں حل کریں

ایک امریکی کمپنی فورڈ موٹرس دنیا کے بڑے آٹھ موبائل بنانے والوں میں سے ایک ہے جس کا پیداواری عمل دنیا کے 26 ملکوں میں پھیلا ہوا ہے۔ فورڈ موٹرس کی آمد ہندوستان میں 1995 میں ہوئی اور اس نے چنئی کے قریب ایک بڑا پلانٹ لگانے میں 1,700 کروڑ روپے خرچ کیے۔ یہ کام مہندرا اینڈ مہندرا (جیپوں اور ٹرکوں کے ایک بڑے مینوفیکچرر) کے اشتراک سے انجام دیا گیا۔ 2004 تک فورڈ موٹرس ہندوستانی بازاروں میں 27,000 کاریں فروخت کرچکی تھی جب کہ 24,000 کاریں ہندوستان سے جنوبی افریقہ، میکسیکو اور برازیل کو برآمد کیا گیا کمپنی فورڈ انڈیا کو پوری دنیا میں اپنے دیگر پلانٹوں کے لیے جزو ترکیبی فراہمی بنیاد کے طور پر فروغ دینا چاہتی ہے۔

دائیں تحریر اقتباس پڑھیں اور درج ذیل سوالوں کے جواب دیں:

1۔ کیا آپ فورڈ موٹرس کو ایک کثیر قومی کمپنی کہہ سکتے ہیں؟ کیوں؟

2۔ غیر ملکی سرمایہ کاری کیا ہے؟ فورڈ موٹرس نے ہندوستان میں کتنے کی سرمایہ کاری کی؟

3۔ ہندوستان میں اپنے پیداواری پلانٹوں کو قائم کرنے کے ذریعے کثیر قومی کمپنیاں جیسے فورڈ موٹرس نہ صرف بڑے بازاروں (جو ہندوسان جیسے ممالک فراہم کرتے ہیں) سے استفادہ کرتی ہیں بلکہ پیداوار کی کم لاگتوں سے بھی استفادہ کرتی ہیں۔ اس بیان کی وضاحت کیجیے۔

4۔ آپ کے خیال میں کمپنی اپنے عالمی عمل کے لیے کار کے اجزا بنانے کی بنیاد (بیس) کے طور پر ہندوستان کو کیوں فروغ دینا چاہتی ہے۔ درج ذیل عوامل پر بحث کیجیے۔

a) ہندوستان میں مزدور اور دیگر وسائل کی لاگت

b) متعدد مقامی مینوفکچررس کی موجودگی جو موٹر کاروں کے کل پرزے فورڈ موٹرس کو سپلائی کرتے ہیں۔

c) ہندوستان اور چین میں خریداروں کی بڑی تعداد سے قربت۔

5۔ ہندوستان میں فورڈ موٹرس کے ذریعے کاروں کی پیداوار کسی طرح پیداواری عمل کو باہم مربوط کرے گی؟

6۔ کثیر قومی کمپنیاں دوسری کمپنیوں سے کسی طرح مختلف ہے؟

7۔ تقریباً سبھی بڑی کثیر قومی کمپنیاں جیسے نائیک، کوکا کولا، پیپسی، ہونڈا، نوکیا امریکا، جاپان یا یوروپی ملکوں کی ہیں۔ کیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایسا کیوں؟

ہندوستانی کامگاروں کے ذریعہ جو کاریں بنائی جاتی ہیں ان میں کثیر قومی کمپنیوں کے ذریعہ بیرون ممالک فروخت کرنے کے لیے ٹرکوں پر لادا جارہا ہے۔

غیر ملکی تجارت اور بازاروں کا ارتباط

ایک طویل عرصے سے غیر ملکی تجارت ملکوں کو جوڑنے والا ایک خاص ذریعہ رہا ہے۔ تاریخ میں آپ نے ان تجارتی راستوں کے بارے میں سنا ہوگا جو ہندوستان اور جنوبی ایشیا کو مشرق اور مغرب میں بازاروں سے جوڑتے تھے اور ان راستوں کے ذریعے وسیع تجارت بھی خوب ہوئی۔ اس کے علاوہ آپ کو یاد ہوگا کہ یہ تجارتی مفادات ہی تھے جس سے مختلف تجارتی کمپنیوں جیسے ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی توجہ مبذول ہوئی۔ غیر ملکی تجارت کا بنیادی فعل کیا ہے؟

اسے اگر آسان طریقے سے پیش کریں تو غیر ملکی تجارت، گھریلو یا ملکی بازاروں یعنی ان کے اپنے ممالک کی

not to be republished © NCERT

آیئے ہندوستانی بازاروں میں چینی کھلونوں کی مثال کے ذریعے غیر ملکی تجارت کے اثرات دیکھیں

ہندوستان میں چین کے بنے کھلونے

چینی مینوفیکچررس کو ہندوستان کو کھلونے برآمد کرنے کا ایک اچھا موقع دستیاب ہوا جہاں کھلونے اونچی قیمت پر فروخت کیے جاتے ہیں۔ انھوں نے ہندوستان کو پلاسٹک کے کھلونے برآمد کرنے شروع کیے۔ ہندوستان کے خریداروں کے لیے اب ہندوستانی اور چینی کھلونوں کے درمیان انتخاب کا اختیار ہے۔ سستی قیمتوں اور نئی ڈیزائنوں کی وجہ سے چینی کھلونے ہندوستانی بازاروں میں زیادہ مقبول ہوئے۔ ایک سال میں 70 تا 80 فی صد کھلونے کی دوکانوں میں ہندوستانی کھلونوں کی جگہ چینی کھلونے آ گئے اب ہندوستانی بازاروں میں پہلے کے مقابلے زیادہ سستے کھلونے مل رہے ہیں۔ یہاں کیا واقع ہو رہا ہے؟ تجارت کے نتیجے میں چینی کھلونے ہندوستانی بازاروں میں آ گئے۔ ہندوستان اور چینی کھلونوں کے درمیان مسابقت میں چینی کھلونے زیادہ بہتر ثابت ہوئے۔ ہندوستانی خریداروں کے پاس اب کم قیمتوں پر کھلونوں کا انتخاب کرنے کا زیادہ اختیار ہے۔ چینی کھلونا بنانے والوں کے لیے ایک موقع فراہم ہوا کہ وہ اپنے کاروبار کو بڑھائیں۔ اس کے عین برعکس ہندوستانی کھلونے بنانے والوں کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ انھیں نقصان کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ان کے کھلونے زیادہ کم قیمت پر فروخت ہو رہے ہیں۔ تجارت کے عام طور پر آزاد ہونے سے اشیا ایک بازار سے دوسرے بازار میں آنے جانے لگتی ہیں۔ بازاروں میں اشیا کا انتخاب وسیع ہو جاتا ہے۔ دو بازاروں میں ایک ہی اشیا کی قیمتوں کا رجحان یکساں ہو جاتا ہے اور دو ملکوں کے درمیان پیداکار اب ایک دوسرے کے خلاف زیادہ گہرائی سے مسابقت کرتے ہیں بھلے ہی ہزاروں میل دوری پر ہوں! اس طرح غیر ملکی تجارت کا نتیجہ بازاروں کو جوڑنے یا مختلف ملکوں میں بازاروں کے ارتباط کی شکل میں نکلتا ہے۔

© NCERT not to be republished

بازاروں سے آگے پہنچنے کے لیے پیداکاروں کے لیے ایک موقع کی تخلیق کرتی ہے۔ پیداکار اپنی اشیا کو نہ صرف اپنے ملک کی بازار میں فروخت کرسکتے ہیں بلکہ دنیا کے دیگر ملکوں میں واقع بازاروں کے ساتھ مسابقت کرسکتے ہیں۔ اسی طرح خریداروں کے لیے دوسرے ملک میں تیار کی گئی اشیا کی درآمد گھریلو طور پر تیار اشیا سے باہر انتخاب کو وسعت دینے کا ایک طریقہ ہے۔

کثیر قومی برانڈوں اور درآمدات دونوں میں تیار ملبوسات کے چھوٹے تاجر سخت مسابقت کا سامنا کر رہے ہیں۔

آیئے انھیں حل کریں

1۔ ماضی میں ملکوں کو جوڑنے والے اہم ذرائع کیا تھے؟ یہ آج کل سے کس طرح مختلف تھے؟

2۔ غیر ملکی تجارت اور غیر ملکی سرمایہ کاری کے درمیان امتیاز کیجیے۔

3۔ حالیہ سالوں میں چین ہندوستان سے فولاد کی درآمد کر رہا ہے۔ وضاحت کیجیے کہ چین کے ذریعے فولاد کی درآمد سے اثر پڑے گا:

a) چین میں اسٹیل کمپنیوں پر

b) ہندوستان میں اسٹیل کمپنیوں پر

c) چین میں دیگر صنعتی اشیا کی پیداوار کے لیے اسٹیل خریدنے والی صنعتیں

4۔ چینی بازاروں میں ہندوستان سے فولاد (اسٹیل) کی درآمد سے کس طرح دو ملکوں میں اسٹیل کے بازاروں کا ارتباط ہوگا؟ وضاحت کیجیے۔

عالم کاری (گلوبلائزیشن) کیا ہے؟

پچھلی دو تا تیسری دہائی میں زیادہ سے زیادہ کثیر قومی کمپنیاں پوری دنیا میں محل وقوع تلاش کر رہی تھیں جو ان کی پیداوار کے لیے سستا پڑتا۔ ان ملکوں میں کثیر قومی کمپنیوں کے ذریعے غیر ملکی سرمایہ کاری بڑھ رہی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ملکوں کے درمیان غیر ملکی تجارت بھی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ غیر ملکی تجارت کے ایک بڑے حصے بھی یہ کثیر قومی کمپنیوں کا قبضہ ہے۔ مثال کے لیے، ہندوستان میں فورڈ موٹرس کے کار بنانے والے پلانٹ نہ صرف ہندوستان میں ہندوستانی بازاروں کے لیے کار بناتے ہیں بلکہ یہ دیگر ترقی پذیر ممالک میں کار برآمد کرتے ہیں اور دنیا میں اس کی متعدد فیکٹریوں کے کار کے اجزا بھی برآمد کرتے ہیں۔ اسی طرح زیادہ تر کثیر قومی کمپنیوں کی سرگرمیوں میں اشیا اور خدمات کی بھی کافی تجارت ہوتی ہے۔

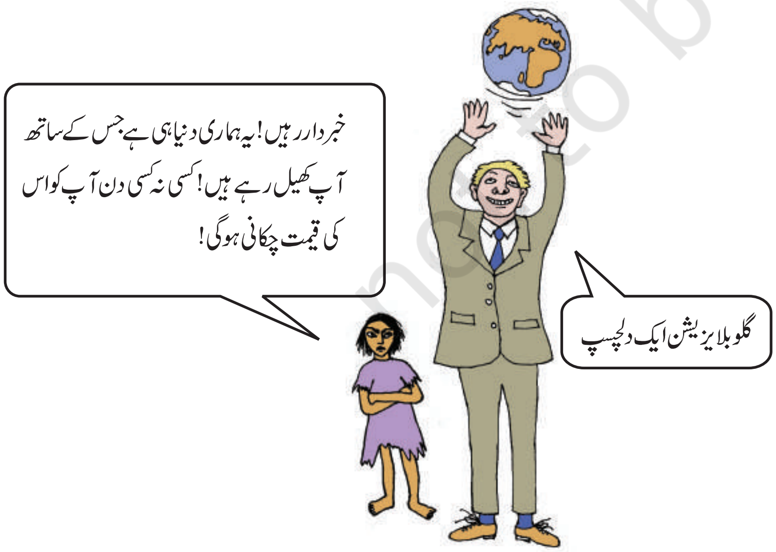

© NCERT not to be republished

بہت زیادہ غیر ملکی سرمایہ کاری اور کثیر غیر ملکی تجارت کا نتیجہ

ممالک کے درمیان پیداوار اور بازاروں کا عظیم ارتباط ہے۔ گلوبلائزیشن ممالک کے درمیان تیز ارتباط یا باہمی جڑاؤ کا عمل ہے۔ کثیر قومی کمپنیاں گلوبلائزیشن یا عالم کاری کے عمل میں اہم

ہم نے نقل وحمل میں کافی بہتری دیکھی ہے

کردار ادا کر رہی ہیں۔ ملکوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ اشیا اور خدمات، سرمایہ کاریوں اور ٹکنالوجی کی نقل وحرکت ہو رہی ہے۔ دنیا کے بہت سے خطے کچھ دہوں قبل کی نسبت ایک دوسرے کے رابطے میں زیادہ آ رہے ہیں۔ اشیا اور خدمات کی نقل وحرکت، سرمایہ کاریوں اور ٹکنالوجی کے علاوہ ایک اور طریقہ ہے جس میں ممالک باہمی طور پر مربوط ہوتے ہیں۔ یہ ہے ملکوں کے درمیان لوگوں کی نقل وحرکت۔ لوگ عام طور پر بہتر آمدنی، بہتر کام یا بہتر تعلیم کی تلاش میں ایک ملک سے دوسرے ملک میں جاتے ہیں۔ کچھ دہوں پہلے بہرحال مختلف بندشوں کی وجہ سے ملکوں کے درمیان لوگوں کا آنا جانا زیادہ نہیں بڑھا ہے۔

آ یئے انھیں حل کریں

1۔ گلوبلائزیشن عمل کاری میں کثیر قومی کمپنیوں کا کیا کردار رہا ہے؟

2۔ کون سے مختلف طریقے ہیں جس کے تحت ممالک ایک دوسرے سے مربوط ہوئے ہیں؟

3۔ ملکوں کو جوڑنے کے ذریعے گلوبلائزیشن کا نتیجہ ہوگا: صحیح متبادل منتخب کیجیے۔

(a) پیداکاروں کے درمیان کم تر مسابقت۔

(b) پیداکاروں کے درمیان زیادہ سے زیادہ مسابقت۔

(c) پیداکاروں کے درمیان مسابقت میں کوئی تبدیلی نہیں۔

وہ عوامل جو گلوبلائزیشن کو مجاز بناتے ہیں

ٹکنالوجی

ٹکنالوجی میں تیز اصلاح ایک اہم عامل رہی ہے جس سے گلوبلائزیشن کی عمل کاری میں تحرک پیدا ہوا ہے۔ مثال کے لیے پچھلے پچاس سالوں نے نقل وحمل سے متعلق ٹکنالوجی میں کافی بہتری دیکھی ہے۔ اس سے زیادہ دوری والے مقامات میں بھی اشیا کی کافی تیز ترین سپردگی کم تر لاگتوں پر ممکن ہوئی ہے۔

اشیا کے نقل وحمل کے لیے کنٹینر

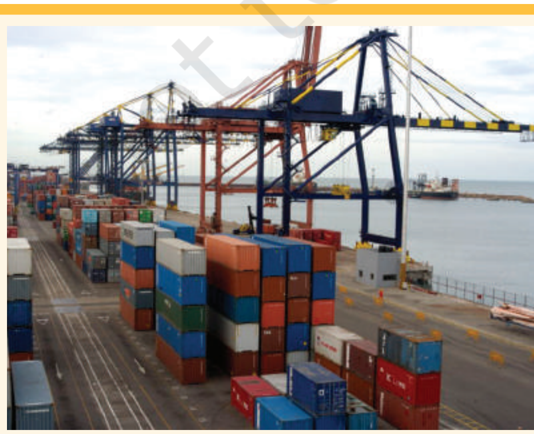

اشیا کو کنٹینر میں رکھا جاتا ہے جسے جہازوں، ریلوے، ہوائی جہازوں اور ٹرکوں میں ویسے کے ویسے لادا جاتا ہے۔ کنٹینر بندرگاہ کے اٹھانے رکھنے کی لاگتوں کو کافی کم کر دیتے ہیں اور شرح رفتار بڑھا دیتے ہیں جس سے درآمدات بازاروں میں پہنچ سکتی ہیں۔ اسی طرح ہوائی نقل وحمل کی لاگت کو کم کر دیتے ہیں۔ اس سے اشیا کی زیادہ سے زیادہ حجم کو ایرلائینوں کے ذریعے باربرداری کی جاسکتی ہے۔

© NCERT not to be republished

نمایاں اطلاع اور مواصلاتی ٹکنالوجی میں سب سے زیادہ پیش رفت رہی ہے۔ حالیہ زمانے میں ٹیلی مواصلاتی، کمپیوٹروں، انٹرنیٹ کے شعبوں میں ٹکنالوجی تیزی سے بدل رہی ہے۔ ٹیلی مواصلاتی سہولتوں (ٹیلی گراف، ٹیلی فون بشمول موبائل فون، فیکس) کا استعمال دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک فوری طور پر معلومات کی رسائی اور دور دراز کے علاقوں سے ترسیل کے لیے کیا جاتا ہے۔ یہ سہولتیں سٹیلائیٹ مواصلاتی آلات کے ذریعے ممکن ہوتی ہے۔ جیسا کہ آپ آگاہ ہوں گے کہ کمپیوٹر اب سرگرمی کے تقریباً ہر میدان میں داخل ہو چکا ہے۔ آپ نے انٹرنیٹ کی حیرت انگیز دنیا میں بھی غوطہ لگایا ہوگا جہاں آپ تقریباً ہر اس چیز جس کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں معلومات حاصل کی ہوگی اور اس میں حصہ لیا ہوگا۔ انٹرنیٹ بہت معمولی سی لاگت پر فوری برقی ڈاک (ای۔میل) بھیجنا اور پوری دنیا میں کہیں بھی بات چیت کرنا (وائس میل) ممکن بناتا ہے۔

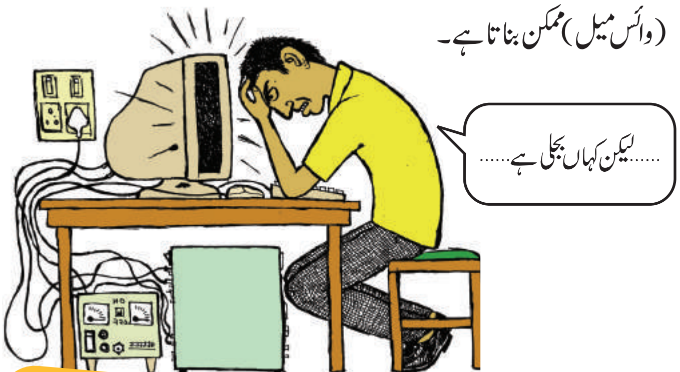

اطلاع اور مواصلاتی ٹکنالوجی (مختصراً IT) نے ممالک کے درمیان پیش خدمات کو پھیلانے میں اہم کردار نبھایا ہے۔ آیئے اب دیکھیں کیسے۔

عالم کاری میں انفارمیشن ٹکنالوجی کا استعمال

لندن کے پڑھنے والوں کے لیے ایک نیوز میگزین شائع ہوتی ہے جس کی ڈیزائن اور چھپائی دہلی میں کی جاتی ہوتی ہے۔ میگزین کا متن دہلی آفس سے انٹرنیٹ کے ذریعہ بھیجا جاتا ہے۔ دہلی کے دفتر میں ڈیزائنر آرڈر حاصل کرتا ہے کہ کس طرح ٹیلی مواصلاتی سہولتوں کا استعمال کرتے ہوئے لندن میں آفس سے میگزین کا ڈیزائین کیا جائے۔ ڈیزائنگ کمپیوٹر پر انجام دی جاتی ہے میگزین کی چھپائی کے بعد اسے لندن ہوائی جہاز کے ذریعہ بھیجی جاتی ہے۔ ڈیزائنگ اور پرنٹنگ کے لیے رقم کی ادائیگی بھی لندن کے ایک بینک سے دہلی کے بینک کو انٹرنیٹ کے ذریعے (ای۔بینکنگ کے ذریعے فوری طور پر انجام دی جاتی ہے!

آیئے انھیں حل کریں

1۔ درج بالا مثال میں پیداوار میں ٹکنالوجی کا استعمال بیان کرتے ہوئے الفاظ کو نمایاں کیجیے۔

2۔ انفارمیشن ٹکنالوجی گلوبلائزیشن کے ساتھ کسی طرح جڑی ہوئی ہے؟ کیا انفارمیشن ٹکنالوجی (IT) کے پھیلاؤ کے بغیر گلوبلائزیشن ممکن ہوسکتا؟

غیر ملکی تجارت کی نرم کاری اور غیر ملکی سرمایہ کاری کی پالیسی

آیئے ہندوستان میں چین کے بنے کھلونوں کی درآمدات کی مثال پر واپس چلیں۔ مان لیجیے ہندوستانی حکومت کھلونوں کی درآمد پر ٹیکس عائد کرتی ہے، تو کیا واقع ہوگا؟ وہ لوگ جو ان کھلونوں کو درآمد کرنا چاہتے ہیں اس پر ٹیکس ادا کریں گے۔ ٹیکس کے سبب خریدار کو کھلونوں کی درآمد کے لیے اونچی قیمت ادا کرنی ہوگی۔ چینی کھلونے ہندوستانی بازاروں میں سستے نہیں رہ پائیں گے اور چین سے درآمد کرنا خود بخود کم ہو جائے گا۔ ہندوستانی کھلونے بنانے والے خوشحال ہوں گے۔

درآمدات پر ٹیکس عائد کرنے کو تجارتی بندش (مسد تجارت) اس لیے کہا جاتا ہے کہ کیونکہ کچھ پابندیاں لگائی جاتی ہیں۔ حکومتیں تجارتی بندشیں غیر ملکی تجارت کو بڑھانے یا گھٹانے (منضبط کرنے) اور یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ کسی طرح کی اشیا اور ہر ایک اشیا میں کتنی اشیا ملک میں آنی چاہیے۔

آزادی کے بعد ہندوستانی حکومت نے غیر ملکی تجارت اور غیر ملکی سرمایہ کاری پر بندشیں لگائیں۔ اسے غیر ملکی مسابقت سے ملک کے پیداکاروں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے ضروری سمجھا گیا۔ صنعتیں 1950 اور 1960 کے دہے میں بھی آرہی تھیں اور اس مرحلے پر ان صنعتوں پر درآمدات سے مسابقت کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ اس طرح ہندوستان میں صرف ضروری مدوں جیسے فرٹلایزر، پٹرولیم وغیرہ کے لیے درآمدات کی منظوری تھی۔ نوٹ کیجیے کہ سبھی ترقی یافتہ ممالک ترقی کے ابتدائی مراحل میں مختلف ذرائع سے گھریلو پیداکاروں کو تحفظ فراہم کرتے تھے۔

تقریباً 1991 کے شروع میں ہندوستان میں پالیسی میں کچھ دوررس تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ حکومت نے فیصلہ کیا کہ ہندوستانی پیداکاروں کے لیے وقت آ گیا ہے کہ وہ پوری دنیا کے پیداکاروں کے ساتھ مسابقت کریں۔ یہ محسوس کیا گیا کہ مسابقت ملک کے اندر پیداکاروں کی کارکردگی میں بہتری پیدا کرے گی کیونکہ وہ اپنی کوالٹی میں بہتری پیدا کر چکے ہوں گے۔ اس فیصلے کو طاقتور بین الاقوامی تنظیموں کے ذریعہ تائید کی گئی۔

اس طرح غیر ملکی تجارت اور غیر ملکی سرمایہ کاری پر بندشیں کافی حد تک ہٹالی گئیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اشیا کی درآمد اور برآمد آسانی کے ساتھ کی جاسکتی تھی اور غیر ملکی کمپنیاں یہاں فیکٹریاں اور دفاتر بھی قائم کر سکیں گی۔

حکومت کے ذریعے بندشوں یا پابندیوں کو ہٹانے کو نرم کاری یا لبرلائزیشن کے طور پر جانا جاتا ہے۔ تجارت، کاروبار میں نرمی پیدا کرنے سے اس بارے میں فیصلے آزادانہ ہو سکتے ہیں کہ وہ کیا درآمد یا برآمد کرنے کے خواہش مند ہیں۔ حکومت پہلے کے مقابلے کم پابندیاں لگاتی ہے اور اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ زیادہ لبرل ہے۔

آیئے انھیں حل کریں

1۔ غیر ملکی تجارت کی نرم کاری سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

2۔ درآمدات پر ٹیکس ایک قسم کی تجارتی بندش ہے۔ حکومت متعدد اشیا جن میں درآمد کیا جاسکتا ہے انھیں ایک حد میں رکھتی ہے۔ اسے کوٹا کے طور پر جانا جاتا ہے۔ کیا آپ چینی کھلونوں کی مثال استعمال کرتے ہوئے وضاحت کر سکتے ہیں، کس طرح کوٹا کو تجارتی بندشوں کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے؟ کیا آپ کے خیال میں اس کا استعمال کیا جانا چاہیے؟ بحث کیجیے۔

عالمی تجارتی تنظیم

ہم نے دیکھا کہ ہندوستان میں غیر ملکی تجارت اور سرمایہ کاری میں نرمی پیدا کی گئی ہے۔ اس کی تائید کچھ بہت ہی طاقتور بین الاقوامی تنظیموں نے کی ہے۔

ان تنظیموں کا کہنا ہے کہ غیر ملکی تجارت اور سرمایہ کاری پر لگائی جانے والی سبھی بندشیں نقصان دہ ہیں۔ ملکوں کے درمیان تجارت پر کوئی بندش نہیں ہونی چاہیے، تجارتیں آزاد ہونی چاہیں۔ دنیا کے سبھی ممالک اپنی پالیسیوں میں نرمی پیدا کریں۔

عالمی تجارتی تنظیم ڈبلو ٹی او ایک ایسی تنظیم ہے جس کا مقصد بین الاقوامی تجارت کو نرم بنانا ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں کی پہل پر شروعات کرتے ہوئے ڈبلو ٹی او بین الاقوامی تجارت سے متعلق ضوابط بناتا ہے اور یہ دیکھتا ہے کہ ان اصولوں کی تعمیل ہوئی ہے کہ نہیں۔ اس وقت (2011) دنیا کے (153) ممالک ڈبلوٹی او کے ممبر ہیں۔

عالمی تجارتی تنظیم ڈبلو ٹی او کے ذریعہ عملاً اب سبھی کے لیے آزاد تجارت کی گنجائش ہوتی ہے۔ عملاً یہ دیکھا گیا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک نے ناجائز طور پر تجارتی بندشیں لگا رکھی ہیں۔ جب کہ دوسری طرف عالمی تجارتی تنظیم ڈبلو ٹی او کے ذریعہ تجارتی بندشوں کو ختم کرنے کے ضوابط ترقی پذیر ملکوں پر تھوپے جا رہے ہیں۔ زرعی اشیا میں تجارت پر حالیہ بحث اس کی ایک مثال ہے۔

تجارتی عمل پر بحث

آپ نے باب 2 میں دیکھا کہ زرعی سیکٹر کافی روزگار اور ہندوستان میں کل گھریلو پیداوار کا ایک نمایاں حصہ فراہم کرتا ہے۔ اس کا موازنہ ترقی یافتہ ملکوں جیسے ریاست ہائے متحدہ کے 1% فیصد پر کل گھریلو پیداوار میں زرعی حصے اور کل روزگار میں 0.5% کے معمولی حصے میں اس کی شرکت کے ساتھ کیجیے اور پھر بھی لوگوں کا یہ نہایت مختصر فی صد جو ریاست ہائے متحدہ امریکا میں زراعت میں مشغول ہے پیداوار کے لیے اور دیگر ملکوں کو درآمدات کے لیے یو۔ایس حکومت سے زرکا زبردست میزان حاصل کرتا ہے۔ اس بھاری بھرکم رقم سے جو وہ حاصل کرتے ہیں، امریکا کے کسان اپنی اشیا کو غیر معمولی کم قیمتوں پر فروخت کر سکتے ہیں۔ زائد زرعی اشیا دیگر ملک کی بازاروں میں کم قیمتوں پر فروخت کی جس سے ان ممالک کے کسانوں پر بہت خراب اثر پڑتا ہے۔

لہٰذا، ترقی پذیر ملکوں کا ترقی یافتہ ملکوں کی حکومتوں سے کہنا ہے، ''ہم نے ڈبلو۔ٹی۔او۔ کے ضوابط کے مطابق تجارتی بندشوں کو کم کر دیا ہے لیکن آپ لوگوں نے ڈبلو۔ٹی۔او۔ کے ضوابط کو نظرانداز کیا ہے اور اپنے کسانوں کو بھاری بھرکم رقم ادا کر رہے ہیں جب کہ ہماری حکومتوں سے اپنے کسانوں کو مالی رعایت روکنے کے لیے کہا جا رہا ہے اور آپ خود ایسا کر رہے ہیں کیا یہ آزاد اور جائز تجارت ہے؟

ریاست ہائے متحدہ امریکا میں ایک مثالی کاشت فارم جو ہزاروں ایکٹر پر مشتمل ہے اور اس کی ملکیت ایک بڑے کارپوریشن کی ہے جو کم سے کم قیمتوں پر بیرون ممالک کپاس فروخت کرے گا۔

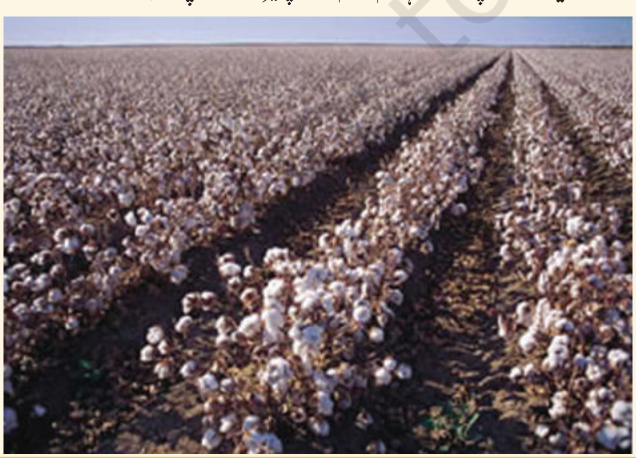

© NCERT not to be republished

آیئے انھیں حل کریں

1۔ خالی جگہوں کو پر کریں

عالمی تجارتی تنظیم کی شروعات .... ملکوں کے پہل پر ہوئی ہے۔ عالمی تجارتی تنظیم کا مقصد .... ہے۔ عالمی تجارتی تنظیم سبھی ملکوں کے لیے .... سے متعلق اصول وضوابط بناتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس کی .... ہوئی ہے کہ نہیں۔ عملاً ملکوں کے درمیان تجارت .... نہیں ہے۔ ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملکوں میں .... نہیں ہے وہیں ترقی یافتہ ممالک نے بہت سے معاملوں میں اپنے پیدا کاروں کو تحفظ دینا جاری رکھا ہے۔

2۔ کیا آپ کے خیال میں ایسا کچھ کیا جاسکتا ہے کہ ملکوں کے درمیان تجارت زیادہ منصفانہ ہو؟

3۔ درج بالا مثال میں ہم نے دیکھا کہ امریکی حکومت کسانوں کو پیداوار کے لیے کافی رقم فراہم کرتی ہے۔ کبھی کبھی حکومتیں بعض قسم کی اشیا (جیسے وہ اشیا جو ماحول کے لحاظ سے موافق ہوتی ہیں) کی پیداوار کو فروغ دینے کے لیے بھی مدد فراہم کرتی ہیں۔ بحث کیجیے کہ آیا یہ منصفانہ ہے یا نہیں۔

ہندوستان میں گلوبلائزیشن کے اثرات

پچھلے بیس سالوں میں ہندوستانی معیشت کی عالم کاری یا گلوبلائزیشن نے ایک طویل راستہ اختیار کیا ہے۔ اس سے لوگوں کی زندگیوں پر کیا اثر پڑا ہے؟ ہم کچھ واقعات پر نظر ڈالتے ہیں۔

گلوبلائزیشن اور پیدا کاروں چاہے مقامی ہوں یا غیر ملکی پیدا کار کے درمیان عظیم مسابقت سے صارفین کو فائدہ ہوا ہے۔ خاص طور پر شہری علاقوں کے خوشحال طبقوں کو۔ یہ صارفین متعدد اشیا کے لیے بہتر کوالٹی اور کم تر قیمتوں سے استفادہ کرتے ہیں، ان کے سامنے اب پسند ناپسند کا کافی اختیار ہے۔ نتیجتاً آج کل یہ صارفین اعلیٰ ترین معیار زندگی اختیار کرتے ہیں جو پہلے ممکن نہیں تھی۔

پیدا کاروں اور مزدوروں کے درمیان گلوبلائزیشن کے اثر یکساں نہیں رہے۔

اولاً، کثیر قومی کمپنیوں نے پچھلے 20 سالوں میں ہندوستان میں اپنی سرمایہ کاری بڑھائی ہے جس کا مقصد ہے ہندوستان میں سرمایہ کاری سے ان کو فائدہ پہنچے۔ کثیر قومی کمپنیاں سیل فون، آٹو موبائیل، الکٹرانکس، ہلکے مشروبات (soft Drinks) فاسٹ فوڈ یا خدمات جیسے شہری علاقوں میں بینکنگ میں کافی دلچسپی لیتی آرہی ہیں۔ ان اشیا کے لیے آسودہ حال خریداروں کی کافی تعداد موجود ہے۔ ان صنعتوں اور خدمات میں نئے نئے کام کے مواقع بھی پیدا ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ مقامی کمپنیوں کے ذریعے خام مواد وغیرہ کی فراہمی سے بھی ان صنعتوں کی خوشحالی بڑھی ہے۔

آخرکار، عالمی طرز زندگی حاصل کرلی جس کا خواب تم نے ہمیشہ دیکھا تھا۔

© NCERT
not to be republished

غیرملکی سرمایہ کاری کوراغب کرنے کے اقدامات

حالیہ سالوں میں ہندوستان میں مرکزی اور ریاستی حکومتیں ہندوستان میں سرمایہ کاری کے لیے غیر ملکی کمپنیوں کو راغب کرنے کے خصوصی اقدامات کر رہی ہیں۔ صنعتی زون جنھیں خصوصی معاشی زون (Special Economic Zones; SEZs) کہا جاتا ہے، قائم کیے جارہے ہیں SEZ میں عالمی معیار کی سہولتیں: بجلی، پانی، سڑکیں، ٹرانسپورٹ، اسٹوریج، تفریحی اور تعلیمی سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں۔ وہ کمپنیاں جو SEZs میں پیداواری اکائیاں لگاتی ہیں، پانچ سال تک کی ابتدائی مدت کے لیے ٹیکس نہیں ادا کرتیں۔

حکومت غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لیے قوانین محنت میں لچک کی بھی گنجائش رکھتی ہے۔ آپ نے باب 2 میں دیکھا کہ منظم سیکٹر میں کمپنیوں میں ان کچھ اصولوں کی تعمیل کرنی پڑتی ہے جس کا مقصد ورکرس کے تحفظ کے حقوق سے ہے۔ حالیہ سالوں میں حکومت نے کمپنیوں کے لیے ان میں سے بہت سی باتوں کو نظرانداز کرنے کی گنجائش رکھی ہے کمپنیاں باضابطہ بنیاد پر کامگاروں کو رکھنے کے بجائے مختصر مدت کے لیے رکھنے کی لچک سے اس وقت استفادہ کرتی ہیں جب کام کا دباؤ زبردست طریقے سے بڑھ جاتا ہے۔ اس سے کمپنی کے لیے محنت کی لاگت کم ہوجاتی ہے تاہم غیر ملکی کمپنیاں اب بھی مطمئن نہیں ہیں اور قوانین محنت میں مزید لچک کی مانگ کر رہی ہیں۔

دوسرے، متعدد بڑی ہندوستانی کمپنیاں بڑھتے مقابلے سے مستفید ہونے کی اہلیت رکھتی ہیں۔ انھوں نے نئی نئی ٹکنالوجی اور پیداواری طریقوں میں سرمایہ کاری کی ہے اور اپنے پیداواری معیارات کو بڑھایا ہے۔ کچھ نے غیر ملکی کمپنیوں کے ساتھ کامیاب اشتراک سے فائدہ بھی حاصل کیا ہے۔

مزید برآں، گلوبلائزیشن سے کچھ بڑی ہندوستانی کمپنیاں خود ملٹی نیشنل (کثیر اقوام) کے طور پر ابھرنے میں کامیاب ہوئی ہیں! ٹاٹا موٹرس (آٹو موبائیل)، انفوسس (IT) رینبکسی (ادویات) ایشین پنٹس (پینٹ)، سندرم فاسٹرس (نٹ اور بولٹ) کچھ ایسی ہندوستانی کمپنیاں ہیں جو اپنے عمل عالمی پیمانے پر انجام دے رہی ہیں۔ گلوبلائزیشن سے کمپنیوں کے خدمات فراہم کرنے (خاص طور پر وہ جو انفارمیشن ٹکنالوجی میں شامل ہیں) کے نئے نئے مواقع پیدا ہوئے ہیں ایک ہندوستانی کمپنی لندن میں واقع کمپنی کے لیے میگزین تیار کر رہی ہے اور کال سنٹر کچھ مثالیں ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سی خدمات جیسے ڈیٹا انٹری، کھاتہ داری، انتظامی کام، انجینیرنگ اب ہندوستان جیسے ممالک میں کفایتی طور پر انجام دیے جارہے ہیں اور ترقی یافتہ ملکوں کو برآمد کیا جارہا ہے۔

آیئے انھیں حل کریں۔

1۔ ہندوستان میں مسابقت سے لوگوں کو کس طرح فائدہ پہنچا؟

2۔ کیا مزید ہندوستانی کمپنیوں کو کثیر قومی کمپنیوں کے طور پر ابھرنا چاہیے؟ اس سے ملک کے لوگوں کا کس طرح فائدہ ہوگا؟

3۔ زیادہ غیر ملکی سرمایہ کاری راغب کرنے کے لیے حکومتوں کو کیوں کوشش کرنا چاہیے؟

4۔ باب 1 میں ہم نے دیکھا کہ جو کسی ایک کے لیے ترقی ہوسکتی ہے وہ دوسروں کے لیے تخریب۔ خصوصی معاشی زون، قائم کرنے کی مخالفت ہندوستان میں کچھ لوگوں نے کی ہے۔ دریافت کیجیے وہ کون لوگ ہیں اور اس کی مخالفت کیوں کر رہے ہیں؟

چھوٹے پیدا کار: مسابقت یا تباہی

چھوٹے پیدا کاروں اور کاشکاروں کی ایک بڑی تعداد کو گلوبلا ئزیشن نے ایک بہت بڑا چیلنج پیش کیا ہے۔

بڑھتی مسابقت

روی کو یہ امید نہیں تھی کہ ایک صنعت کار کے طور پر اپنی زندگی کی اتنی قلیل مدت میں ایک بحران کا سامنا کرنا پڑے گا۔ روی نے بینک سے 1992 میں ایک قرض لیا تا کہ وہ ہوسور، (تمل ناڈ میں ایک صنعتی شہر) میں کپسٹر (آلہ تکثیف) بنانے والی اپنی کمپنی کی شروعات کر سکے۔ کپسٹر کا استعمال بہت سے گھریلو بجلی کے ساز وسامان بشمول ٹیوب لائٹ، ٹیلی ویژن وغیرہ میں کیا جاتا ہے۔ تین سال کے اندر وہ اپنی پیداوار بڑھانے میں کامیاب ہوا اور اپنے ماتحت کام کرنے والے 20 ورکرس رکھ لیے۔

کمپنی چلانے میں اس کی جدوجہد جاری رہی جب حکومت نے کپسٹر کی درآمدات پر پابندی ہٹالی (2001 میں ڈبلو عالمی تجارتی تنظیم کے ساتھ اس کے معاہدے کے مطابق) اس کے بڑے گاہک، ٹیلی ویژن کمپنیاں تھیں جو ٹیلی ویژن سٹ بنانے والوں کے لیے تھوک میں مختلف اجزا بشمول کپسٹر خریدا کرتی تھیں۔ تاہم کثیر قومی کمپنیوں کے برانڈوں کے ساتھ مسابقت سے ہندوستانی کمپنیاں اس بات پر مجبور ہوئیں کہ وہ کثیر قومی کمپنیوں کے لیے پرزے جوڑنے کا کام شروع کریں۔ حتیٰ کہ بعض جو اس سے کپسٹر خریدتی بھی تھیں انھوں نے اب درآمد کرنے پر ترجیح دی کیونکہ درآمد شدہ مد کی قیمت روی جیسے لوگوں کے ذریعے لگائی گئی قیمت کی نصف پڑتی تھی۔ روی اب سال 2000 میں اپنے تیار کیے گئے کپسٹر کی نسبت آدھے سے بھی کم تیار کرتا ہے اور اب اس کے پاس کام کرنے والے صرف سات ورکر ہیں حیدرآباد اور چنئی میں اسی کاروبار سے لگے روی کے بہت سے دوستوں نے اپنی اپنی اکائیاں بند کر دی ہیں۔

بیٹریاں، کپسٹرس، پلاسٹک، کھلونے، ٹائر، ڈیری اشیا اور خوردنی تیل صنعتوں کی کچھ مثالیں ہیں جہاں چھوٹے مینوفیکچرر پر مسابقت کی وجہ سے کافی ضرب پڑی ہے۔ متعدد اکائیاں بند ہو چکی ہیں جس سے بہت سے مزدور بے کار ہو چکے ہیں۔ ہندوستان میں چھوٹی صنعتیں ملک کے ورکرس کی بڑی تعداد (20 ملین) کو ملازمت پر رکھتی ہیں جو زراعت کے بعد دوسرے نمبر پر ہے۔

آیئے انھیں حل کریں

1۔ وہ کون سے طریقے ہیں جس میں روی کی چھوٹی پیداوار اکائیوں پر بڑھتی مسابقت کا اثر پڑا ہے؟

2۔ کیا روی جیسے پیدا کاروں کو پیداوار اس لیے بند کر دینی چاہیے کہ ان کی لاگت پیداوار دیگر ملکوں میں پیدا کاروں کی لاگت کے مقابلے بہت زیادہ ہے؟ آپ کا کیا خیال ہے؟

3۔ حالیہ مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ چھوٹے پیدا کاروں کو بازار میں بہتر طور پر مسابقت کے لیے ہندوستان میں تین چیزوں کی ضرورت ہے۔ (a) بہتر سڑکیں، بجلی، پانی، کچا مال، مارکیٹنگ اور انفارمیشن نٹ ورک (b) ٹکنالوجی کی بہتری اور جدید کاری (c) معقول شرح سود پر قرض کی وقت پر دستیابی۔

- کیا آپ وضاحت کر سکتے ہیں کہ یہ تینوں چیزیں ہندوستانی پیدا کاروں کی کس طرح مدد کریں گی؟
- کیا آپ کے خیال میں کثیر قومی کمپنیاں ان میں سرمایہ کاری کرنے میں دلچسپی لیں گی؟ کیوں؟
- کیا آپ کے خیال میں ان سہولتوں کو دستیاب بنانے میں حکومت کا رول ہوتا ہے؟ کیوں؟
- کیا آپ کوئی ایسا دوسرا قدم بھی سوچ سکتے ہیں جو حکومت کو اٹھانا چاہیے۔ بحث کیجیے۔

© NCERT not to be republished

مسابقت اور غیر یقینی بے روزگاری

گلوبلائزیشن اور مسابقت کے دباؤ نے ورکرس کی زندگیوں میں زبردست تبدیلی پیدا کی ہے۔ بڑھتی مسابقت کا سامنا کرتے ہوئے، زیادہ تر آجران دنوں ورکرس کو "لچک" کے ساتھ ملازمت پر رکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ورکرس کے ملازمت اب محفوظ نہیں رہ گئی ہے۔

آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان میں گارمنٹ ایکسپورٹ صنعت میں کسی طرح ورکر مسابقت کے اس دباؤ کو برداشت کررہے ہیں۔

فیکٹری کے کامگار برآمدات کے لیے ملبوسات کو تہہ کررہے ہیں۔ اگرچہ گلوبلائزیشن نے عورتوں کے لیے تنخواہ یافتہ یا اداشدہ کام کے لیے مواقع پیدا کیے ہیں لیکن روزگار کے حالات سے پتہ لگتا ہے کہ فوائد میں عورتوں کو ان کا جائز حصہ نہیں دیا جاتا۔

یوروپ اور امریکا میں گارمنٹ صنعت میں بڑی کثیر قومی کمپنیاں اپنے پروڈکٹ کا آرڈر ہندوستانی برآمد کنندگان کو دیتی ہیں۔ یہ بڑی ملٹی نیشنل کمپنیاں عالمگیر نیٹ ورک کے ساتھ اپنے منافع کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے سلسلے میں سستی اشیا تلاش کرتی ہیں۔ ان بڑے آرڈروں کو حاصل کرنے کے لیے ہندوستان گارمنٹ لبر آمد کنندگان اپنی خود کی لاگتوں کو کم کرنے کی زبردست کوشش کرتے ہیں۔ چونکہ کچے مال کی لاگت کو کم نہیں کیا جا سکتا۔ برآمد کنندگان مزدوری کی لاگتوں کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جہاں ایک فیکٹری مستقل بنیاد پر ورکرس کو ملازمت پر رکھا کرتی تھی، اب وہ عارضی بنیاد پر ورکرس کو ملازمت پر رکھتی ہیں تاکہ انھیں پورے سال کے لیے ورکرس کو ادا نہ کرنا پڑے۔ ورکرس کے کام کرنے کے گھنٹے بھی بہت طویل رکھے جاتے ہیں اور کام کے بہت زیادہ بڑھ جانے کے موسم میں رات کی شفٹ باقاعدہ بنیاد پر کام لیتے ہیں۔ مزدوریاں کم ہیں اور ورکرس کو دونوں مقاصد کو پورا کرنے کے لیے اوورٹائم کے لئے کام پر مجبور کیا جاتا ہے۔

جب کہ گارمنٹ برآمد کنندگان کے درمیان اس مسابقت سے ملٹی نیشنل کمپنیوں کے لیے زیادہ منافع کمانے کی گنجائش پیدا ہوئی ہے وہیں کامگاروں کو گلوبلائزیشن سے پیدا ہونے والے منافع کا جائز حصہ دینے سے منع کر دیا جاتا ہے۔

ایک گارمنٹ ورکر

35 سال کی سوشیلا نے دہلی میں گارمنٹ کی برآمد صنعت میں ورکر کے طور پر بہت سال گزارے جب 1990 کے دہے کے آخر میں سوشیلا کی فیکٹری بند ہوئی تھی تب اس کو ایک مستقل ملازم کی حیثیت سے روزگار ملا تھا اور ہیلتھ انشورنس، پروڈینٹ فنڈ، دوگنی شرح پر اوورٹائم کا استحقاق حاصل تھا۔ چھ مہینے کام کی تلاش کے بعد آخرکار اس نے اپنے گھر سے 30 کلومیٹر دور ایک ملازمت حاصل کی۔ کئی سالوں تک اس فیکٹری میں کام کرنے کے بعد بھی وہ ایک عارضی ورکر ہے اور پہلے کے مقابلے آدھے سے کم ہی کما پاتی ہے۔ سوشیلا پورے ہفتے اپنے گھر سے صبح 7.30 بجے روانہ ہوتی ہے اور 10 بجے رات تک واپس ہوتی ہے۔ اگر کسی دن کی چھٹی ہو تو اس کی مزدوری نہیں ملتی۔ اسے کوئی ایسا فائدہ نہیں حاصل ہے جو اسے پہلے ملا کرتا تھا۔ اس کے گھر کے قریب کی فیکٹریوں میں آرڈر میں بڑے پیمانے پر اتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے اس لیے وہ اس سے بھی کم ادائیگی کرتے ہیں۔

کام کی شرائط اور ورکرس کی خستہ حالی جو کہ اوپر بیان کی گئی ہے ہندوستان میں بہت سی صنعتی اکائیوں اور خدمات میں عام بات ہوگئی ہے۔ آج کل زیادہ تر ورکر غیر منظّم سیکٹر میں ملازمت کرتے ہیں مزید برآں منظّم سیکٹر میں کام کی شرائط غیر منظّم سیکٹر کی طرح ہی بڑھ رہی ہے۔ منظّم سیکٹر میں ورکرس جیسے سوشیلا کو اب کوئی تحفظ یا فوائد نہیں حاصل ہو رہے جیسا کہ پہلے حاصل ہوا کرتا تھا۔

آیئے انھیں حل کریں

1۔ گارمنٹ صنعت میں مسابقت نے کسی طرح ورکرس، ہندوستانی برآمد کنندگان اور غیر ملکی کثیر قومی کمپنیوں کو متاثر کیا ہے۔

2۔ درج ذیل میں ہر ایک کے ذریعے کیا کیا جاسکتا ہے کہ گلوبلائزیشن کے ذریعے ہونے والے فوائد میں ورکرس کو اس کا جائز حصہ مل سکے۔

a) حکومت

b) برآمد کرنے والی فیکٹریوں کے آجر

c) ملٹی نیشنل کمپنیاں

d) ورکرس

3۔ ہندوستان میں موجودہ مباحثات میں ایک یہ ہے کہ آیا کمپنیوں کو روزگار کی لچکدار پالیسیاں بنانی چاہیں۔ باب میں آپ نے جو پڑھا ہے اس کی بنیاد پر آجر اور ورکر کے نظریات کا خلاصہ کیجیے۔

ایک منصفانہ گلوبلائزیشن کے لیے جدوجہد

درج بالا واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ گلوبلائزیشن سے ہر ایک کو فائدہ نہیں پہنچا ہے۔ تعلیم اور مہارت اور دولت کے ساتھ لوگوں کے لیے نئے مواقع کا بہتر استعمال ممکن ہوا ہے جب کہ دوسری طرف ایسے بہت سے لوگ ہیں جن کو یہ فوائد نہیں مل سکے ہیں۔

چونکہ گلوبلائزیشن اب ایک حقیقت بن چکا ہے، سوال یہ ہے کہ گلوبلائزیشن کو کس طرح منصفانہ بنایا جائے۔ منصفانہ گلوبلائزیشن سبھی کے لیے مواقع فراہم کرے گا اور یہ بھی یقینی بن سکے گا کہ گلوبلائزیشن کے فوائد میں سب کی بہتر طور پر شراکت ہو۔

حکومت اسے ممکن بنانے میں ایک اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔ اس کی پالیسیاں ایسی ہوں جس سے صرف امیر اور طاقتور کے مفادات کو تحفظ نہ حاصل ہو بلکہ ملک کے سبھی لوگوں کو اس کا فائدہ حاصل ہوسکے۔ آپ نے کچھ ان ممکنہ اقدامات کے بارے میں پڑھا ہے جو حکومت اختیار کرسکتی ہے۔ مثال کے لیے حکومت اس بات کو یقینی بنا سکتی ہے کہ قوانین محنت کی ٹھیک طرح سے تعمیل ہو اور ورکرس اپنے حقوق حاصل کرسکیں۔ وہ چھوٹے پیداکاروں کی مدد کرسکتی ہے تاکہ وہ اپنی کارکردگی کو زیادہ بہتر بنا سکیں۔ یہ مدد اس وقت تک دی جانی چاہیے جب تک کہ وہ مسابقت کے لیے کافی مضبوط نہ ہوجائیں۔ اگر ضروری ہو تو حکومت کو تجارتی اور سرمایہ کاری سے متعلق بندشوں کا استعمال کرنا چاہیے۔ اسے عالمی تجارتی تنظیم کے ساتھ منصفانہ اصول و قواعد کے لیے بھی بات کرنی چاہیے عالمی تجارتی تنظیم ترقی یافتہ ملکوں کے غلبے کے خلاف جدوجہد کے لیے یکساں مفادات والے دیگر ترقی پذیر ممالک کے ساتھ بھی اتحاد کرنا چاہیے۔ پچھلے کچھ سالوں میں عوام کی تنظیموں کے ذریعے بڑے پیمانے پر چلائی گئی مہم اور نمائندگی کا عالمی تجارتی تنظیم میں تجارت اور سرمایہ کاریوں سے متعلق اہم فیصلوں پر اثر پڑا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ منصفانہ گلوبلائزیشن کے لیے جدجہد میں عوام اہم کردار نبھا سکتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

ہانک کانگ میں 2005 میں ڈبلوٹی او کے خلاف مظاہرہ

خلاصہ

اس باب میں ہم نے گلوبلائزیشن کے موجودہ مرحلے پر نظر ڈالی۔ گلوبلائزیشن ملکوں کو مربوط کرنے کا تیز ترین عمل ہے۔ یہ زیادہ سے زیادہ غیر ملکی تجارت اور غیر ملکی سرمایہ کاری کے ذریعہ واقع ہو رہا ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں گلوبلائزیشن کے عمل میں ایک اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ملٹی نیشنل کمپنیاں دنیا میں اپنے محل وقوع تلاش کر رہی ہیں جو کہ ان کی پیداوار کے لیے کفایتی ہوں۔ نتیجتاً پیداوار پیچیدہ طریقوں میں منظّم کیا جا رہا ہے۔

ٹکنالوجی خاص طور پر انفارمیشن ٹکنالوجی (IT) نے ممالک کے درمیان پیداوار کو منظّم کرنے میں ایک بڑا کردار نبھایا ہے۔ مزید برآں، تجارت اور سرمایہ کاری کی نرم کاری نے تجارت اور سرمایہ کاری کی بندشوں کو ہٹانے کے ذریعہ گلوبلائزیشن میں بہت سہولت پیدا کی ہے۔ بین الاقوامی سطح پر عالمی تجارتی تنظیم نے تجارت اور سرمایہ کاری کو نرم کرنے کے لیے ترقی پذیر ممالک پر کافی دباؤ بنا رکھا ہے۔

جہاں گلوبلائزیشن سے خوشحال صارفین اور مہارت، تعلیم اور دولت کے حامل پیداکاروں کو بھی فائدہ پہنچا ہے وہیں چھوٹے پیداکاروں اور ورکرس کو بڑھتی مسابقت کے نتیجے میں مصیبت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ منصفانہ گلوبلائزیشن سے سبھی کے لیے مواقع پیدا ہوں گے اور اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے کہ گلوبلائزیشن کے فائدے میں سبھی شریک ہوں۔

مشقیں

1۔ گلوبلائزیشن سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ اپنے الفاظ میں وضاحت کیجیے۔

2۔ حکومت ہند کے ذریعے غیر ملکی تجارت اور غیر ملکی سرمایہ کاری بندشیں یا رکاوٹ پیدا کرنے کے کیا اسباب تھے؟ ان بندشوں کو ہٹانے کی کیوں خواہش کی گئی؟

3۔ قوانین محنت میں لچک پیدا کرنے سے کمپنیوں کو کیسے مدد ملتی ہے؟

4۔ وہ کون سے مختلف طریقے ہیں جس کے تحت ملٹی نیشنل کمپنیاں دیگر ممالک میں قائم ہوتی ہیں یا کنٹرول کرتی ہیں اور پیداواری عمل انجام دیتی ہیں؟

5۔ ترقی یافتہ ممالک کیوں چاہتے ہیں کہ ترقی پذیر ممالک اپنی تجارت اور سرمایہ کاری میں نرمی پیدا کریں؟ آپ کے خیال میں اس کے بدلے ترقی پذیر ملکوں کو کیا مطالبہ کرنا چاہیے؟

6۔ ''گلوبلائزیشن کے اثرات یکساں نہیں ہیں'' اس بیان کی وضاحت کیجیے۔

7۔ تجارت اور سرمایہ کاری پالیسیوں کی نرم کاری کسی طرح گلوبلائزیشن میں مددگار رہوتی ہے؟

8۔ غیر ملکی تجارت کس طرح ممالک کے درمیان ارتباط پیدا کرتی ہے۔ یہاں دی گئی مثال کو چھوڑ کر کسی اور مثال سے اس کی وضاحت کیجیے۔

9۔ گلوبلائزیشن مستقل جاری رہے گا۔ کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ دنیا اب سے بیس سال بعد کیسی ہوگی؟ اپنے جواب کے لے اسباب بتائیے۔

10۔ مان لیجیے آپ دو افراد کو بحث کرتے ہوئے پاتے ہیں: ایک کہتا ہے کہ گلوبلائزیشن سے ملک کی ترقی کو نقصان پہنچا ہے۔ دوسرا بتا رہا ہے کہ گلوبلائزیشن سے ہندوستان کو ترقی کرنے میں مدد ملی ہے۔ ان تنظیموں کے تئیں آپ کا جوابی عمل کیا ہوگا؟

11۔ خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

دو دہائی پہلے کے مقابلے ہندوستانی خریداروں کے پاس اشیا کے انتخاب کے مواقع اب زیادہ ہیں۔ اس کا گہرا تعلق .... کے عمل سے ہے۔ ہندوستان کے بازاروں میں متعدد دیگر ممالک میں تیار کی گئی اشیا فروخت کی جارہی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ دیگر ملکوں کے ساتھ .... اضافہ ہو رہا ہے۔ مزید برآں برانڈوں کی بڑھتی تعداد جو ہم بازاروں میں دیکھتے ہیں ہندوستان میں ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ذریعہ تیار کی جارہی ہیں۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں ہندوستان میں اس لیے سرمایہ کاری کر رہی ہیں کیونکہ .... جب کہ صارفین کے لیے بازار میں پسند ناپسند کا اختیار اب زیادہ ہے .... کے بڑھنے اور .... کے اثر کا مطلب ہے پیداکاروں کے درمیان زیادہ ....۔

12۔ درج ذیل کا ملان کیجیے

(i) ملٹی نیشنل کمپنیاں چھوٹے پیداکاروں سے زیادہ سستی شرح پر خریداری کرتی ہیں۔	a) آٹوموبائل
(ii) برآمدات پر کوٹا اور ٹیکسوں کا استعمال باقاعدہ تجارت کے لیے کیا جاسکتا ہے۔	b) گارمنٹس، جوتے اور کھیل کود کے سامان
(iii) ہندوستانی کمپنیاں جو بیرون ممالک سرمایہ کاری کرتی ہیں	c) کال سنٹر
(iv) انفارمیشن ٹکنالوجی، خدمات کی پیداوار کو وسعت دینے میں مددگار ثابت ہوئی ہے	d) ٹاٹا موٹرس، انفوسس، رین بیکسی
(v) متعدد ملٹی نیشنل کمپنیوں نے پیداواری عمل کے لیے ہندوستان میں فیکٹریوں کو قائم کرنے کے لیے سرمایہ کاری کی ہے	e) تجارتی بندشیں

© NCERT not to be republished

زیادہ مناسب متبادل چنیے۔

(i) گلوبلائزیشن کے پچھلے دو دہوں میں تیز ترین نقل وحرکت دیکھی گئی ہیں۔

a) ممالک کے درمیان اشیا خدمات اور لوگوں میں

b) ممالک کے درمیان اشیا، خدمات اور سرمایہ کاری میں

c) ممالک کے درمیان اشیا، سرمایہ کاری اور لوگوں میں

(ii) دنیا کے ممالک میں ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ذریعہ سرمایہ کاری کے لیے نہایت عام طریقہ ہے:

a) نئی فیکٹریاں قائم کرنا

b) موجود مقامی کمپنیوں کو خریدنا

c) مقامی کمپنیوں کے ساتھ شراکت کی تشکیل

(iii) گلوبلائزیشن کے سبب زندگی گزارنے کے حالات میں بہتری پیدا ہوئی ہے

a) سبھی لوگوں کی

b) ترقی یافتہ ممالک کے لوگوں کی

c) ترقی پذیر ممالک کے ورکرس کی

d) ان میں سے کسی کی نہیں

اضافی سرگرمی/ پروجکٹ

1۔ کچھ برانڈ والی اشیا لیجیے جسے ہم روزانہ استعمال کرتے ہیں (صابن، ٹوتھ پیسٹ، گارمنٹس، الکٹرانک اشیا وغیرہ)۔ جانچ لیجیے کہ ان میں سے کون سی ایسی ہیں جسے ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ذریعے تیار کیا جاتا ہے۔

2۔ اپنی پسند کی ہندوستانی صنعت، یا خدمات لیجیے۔ صنعت کے درج ذیل پہلوؤں پر اخبارات، رسائل کی کترتوں، کتابوں، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ، اور لوگوں کے ساتھ انٹرویو پر معلومات اور فوٹو گراف اکٹھا کیجیے۔

(i) صنعت میں مختلف پیدا کار/ کمپنیاں

(ii) کیا شے کو دیگر ملکوں میں درآمد کیا جاتا ہے

(iii) پیدا کاروں میں کیا ملٹی نیشنل کمپنیاں موجود ہیں

(iv) صنعت میں مسابقت

(v) صنعت میں کام کے حالات

(vi) پچھلے پندرہ سالوں میں صنعت میں کوئی اہم تبدیلی واقع ہوئی ہے

(vii) صنعت میں کن مسائل کا سامنا لوگوں کو کرنا پڑتا ہے

© NCERT not to be republished